شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ویران محل[1]

شاید نَفْس رُکاوٹ ڈالے مگر آپ (25 صَفْحات) کا یہ رِسالہ پورا پڑھ کر اپنی آخِرت کا بَھلا کیجئے۔

دُرود شریف کی فضیلت

نبیِّ اکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''جس نے مجھ پر دن بھر میں ایک ہزار دُرودِ پاک پڑھے وہ اُس وَقْت تک نہیں مَرے گا جب تک جنّت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے۔'' (اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب ج ۲ ص ۳۲۸ حدیث ۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضرتِ سَیِّدُنا جُنیدِ بَغدادی علیہ رَحْمۃُ اللہِ الھادِی بیان فرماتے ہیں کہ میرا ایک بار کُوفہ جانا ہُوا، وہاں ایک سرمایہ دار کے عالی شان مَحَل پر نظر پڑی جس سے عیش و تَنَعُّم خوب جھلک رہا تھا، دروازے پر غُلاموں کا جُھرمَٹ تھا اور ایک خوش گُلو کنیز یہ نغمہ اَلاپ رہی تھی:

اَلَا یَا دَارُ لَا یَدْخُلُكِ حُزْنٌ وَّلَا یَعْبَثْ بِسَاكِنِكِ الزَّمَانُ

مدینہ

[1] : یہ بیان امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تین دن کے بین الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع (۲۱، ۲۲، ۲۳ شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ 17-18-19 اکتوبر 2003ء اتوار ملتان شریف) میں فرمایا۔ ترمیم واضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔

یعنی اے مکان! تجھ میں کبھی غم داخِل نہ ہو اور تیرے اندر رہنے والوں کو زمانہ کبھی بھی پامال نہ کرے۔

کچھ عرصے بعد میرا پھر اُس مَحَل سے گزر ہوا تو اُس کے دروازے پر سیاہی چھا رہی تھی، نوکر چاکر غائب تھے اور اُس **وِیران مَحَل** پر بوسِیدگی وشِکَستگی کے آثار نُمایاں تھے، زَبانِ حال مُرُورِ زمانہ کے ہاتھوں اس کی ناپائیداری ظاہِر کر رہی تھی، فَنا کے قَلَم نے اُس کی دیواروں پر آرائش وزیبائش کی جگہ بربادی وعبرت کو عِبارت کر دیا تھا اور اب وہاں خوشی ومَسَرَّت کے بجائے فَنا کی لَے میں رنج ووَحشت کا نغمہ گونج رہا تھا! **میں** نے اُس مَحَل کی وَحشت انگیز وِیرانی کے بارے میں دریافْت کیا تو معلوم ہوا کہ سرمایہ دار مر گیا، خُدّام رُخصت ہو گئے، بھرا گھر اُجڑ گیا، عظیمُ الشّان مَحَل وِیران ہو گیا، جہاں ہر وَقْت لوگوں کی آمد ورَفْت سے رونق رَہتی تھی اب وَہاں سنّاٹا چھا گیا۔ **حضرتِ** سیِّدُنا جُنیدِ بَغدادی علیہِ رَحمَۃُ اللہِ الہادِی فرماتے ہیں: میں نے اُس **وِیران مَحَل** کا دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک کنیز کی نَحِیف (یعنی کمزور) آواز آئی، میں نے اُس سے پوچھا: اِس مَحَل کی شان وشوکت اور اس کی چمک دمک کہاں گئی؟ اس کی روشنیاں، اِس کے جگمگ جگمگ کرتے قُمقُمے کیا ہوئے؟ اور اِس میں بسنے والوں پر کیا بیتی؟ میرے اِسْتِفْسار پر وہ بوڑھی کنیز اَشک بار ہو گئی اور اس نے **وِیران مَحَل** کی داستانِ غم نِشان سنانا شُروع کی اور کہا: اِس کے مکین (یعنی رہنے والے) عارِضی طور پر یہاں رہائش پذیر تھے، ان کی تقدیر نے ان کو قَصْر (یعنی محل) سے قَبْر میں مُنتقِل کر دیا۔ اِس **وِیران مَحَل** میں رہنے والے ہر فردِ خوش حال اور اس کے سارے اَسباب ومال کو زَوال لگ گیا، اور یہ کوئی نئی بات نہیں، دنیا کا تو یہی دستور

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود ِپاک نہ پڑھے۔ (ترمذی)

ہے کہ جو بھی اس میں آتا اور خوشیوں کا گنج پاتا ہے بِالآخر وہ موت کا رنج پاتا اور وِیران قبرِستان میں پہُنچ جاتا ہے، جو اِس دنیا سے وفا کرتا ہے یہ اُس کے ساتھ بے وَفائی ضَرور کرتی ہے۔ میں نے اُس کنیز سے کہا: ایک بار میں یہاں سے گزرا تھا تو اِس کے اندر ایک کنیز یہ نغمہ گارہی تھی:

اَلَا یَا دَارُ لَا یَدْخُلْكِ حُزْنٌ وَّلَا یَعْبَثْ بِسَاكِنِكِ الزَّمَانُ

یعنی اے مکان! تجھ میں کبھی غم نہ داخِل ہو اور تیرے اندر رہنے والوں کو زمانہ کبھی بھی پامال نہ کرے۔

وہ کنیز بلک بلک کر رونے لگی اور بولی: وہ بدنصیب گلوکارہ میں ہی ہوں، اِس **وِیران محَل** کے مکینوں میں سے میرے سوا اب کوئی زِندہ نہیں رہا۔ پھر اُس نے ایک آہِ سَرد دلِ پُر دَرد سے کھینچ کر کہا: **افسوس ہے اُس پر جو یہ سب کچھ دیکھ کر بھی (فانی) دنیا کے دھوکے میں مبتلا رہتے ہوئے اپنی موت سے غافِل ہو جائے۔** (رَوْضُ الرَّیاحِین مع اضافہ ص ۲۰۴)

ھنستے بستے گھر موت نے ویران کر دیئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''وِیران محَل'' کی حِکایت اپنے **مکینوں** (یعنی اِس میں رہنے والوں) کے فَنا کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اُترنے کا کیسا عبرت ناک مَنظر پیش کر رہی ہے! آہ! وہ لوگ فانی دنیا کی آسائشوں کے باعِث مَسرور و شاداں، زَوال وفَنا سے بے خوف، موت کے تصوُّر سے بے پروا، لذّاتِ دنیا میں بدمست تھے۔ اِس دارِ ناپائیدار میں یکا یک موت سے ہم کنار ہونے کے اَندیشے سے نابَلَد، پُختہ وعُمدہ مکانات کی تعمیرات کرنے، ان کو دیدہ زیب اَشیا سے

مُزَیَّن (Decorate) کرنے میں مصروف تھے، قَبْر کے اندھیروں اور اس کی وَحْشتوں سے بے نیاز جگمگ جگمگ کرتی قِندیلوں اور قُمقُموں سے اپنے مکانوں کو روشن کرنے میں مشغول تھے، اَہل وعِیال کی عارِضی اُنْسِیّت، دوستوں کی وقتی مُصاحبَت اور خُدّام کی خوشامدانہ خدمت کے بھرم میں قَبْر کی تنہائی کو بھولے ہوئے تھے۔ مگر آہ! فَنا کا بادَل یکا یک گَرجا، موت کی آندھی چلی اور دنیا میں تادیر رہنے کی اُن کی اُمّیدیں خاک میں مل کر رہ گئیں، ان کے مَسَرّتوں اور شادمانیوں سے **ہنستے بستے گھر موت نے وِیران کر دیئے**، روشنیوں سے جگ مگاتے قُصُور (یعنی مَحلّات) سے گُھپ اندھیری قُبُور میں اُنہیں مُنتَقِل کر دیا گیا۔ آہ! وہ لوگ کل تک اَہل وعِیال کی رونقوں میں شاداں ومَسرُور تھے اور آج قُبُور کی وَحْشتوں اور تنہائیوں میں مَغْموم ورَنْجُور ہیں۔

اَجَل نے نہ کِسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا اِسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا

ہر اِک لے کے کیا کیا نہ حسرت سدھارا پڑا رہ گیا سب یُونہی ٹھاٹھ سارا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

قابلِ مَذَمَّت کون؟

اِس حِکایت کے آخر میں کنیز کی نصیحت میں بھی عبرت کے بے شُمار **مَدَنی پھول** ہیں، مگر افسوس ہے اُس پر جو دنیا کی نیرنگیاں (یعنی فریب کاریاں) دیکھنے کے باوُجُود بھی اس کے دھوکے میں مبتَلا رہے اور موت سے یکسر غافِل ہو جائے۔ واقِعی جو دُنیاوی زندگی کے

دھوکے میں پڑ کر اپنی موت اور قبْر وحشْر کو بھول جائے اور **اللہ** پاک کو راضی کرنے کیلئے عمل نہ کرے، نہایت ہی قابلِ مذمّت ہے۔ اِس کے دھوکے سے بچنے کی ہمیں ہمارا **اللہ** کریم خود تَنْبِیہ فرما رہا ہے۔ چنانچہ پارہ 22 **سُوْرَۃُ فَاطِر** کی آیت 5 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وقفة

ترجَمۂ کنز الایمان: اے لوگو! بے شک **اللہ** کا وعدہ سچ ہے تو ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی۔

بانس کا جھونپڑا (حِکایت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً جو موت اور اس کے بعد والے مُعامَلات سے آگاہ ہے وہ دنیا کی رنگینیوں اور اس کی آسائشوں کے دھوکے میں نہیں پڑ سکتا۔ حضرتِ سَیِّدُنا وُہَیْب بن وَرْد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا نُوح عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ایک سادہ سے **بانس کے جھونپڑے** میں رہائش اِختیار فرمائی۔ عَرض کی گئی: بہتر تھا کہ آپ کوئی عُمدہ مکان تعمیر فرما لیتے۔ فرمایا: جس نے اس دنیا سے چلے جانا ہے اُس کیلئے یہ بھی بَہُت ہے۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۶۲ ص ۲۸۰)

فانی مکان کی سجاوٹیں

افسوس! مسلمانوں کی ایک تعداد موت کی جانب عَدَمِ توجُّہ کے سبب آج دُنیا

میں عُمدہ عُمدہ مکانات کی تعمیرات میں مُنہمک (مُن۔ہَ۔مِک۔ یعنی بے انتہا مصروف) نظر آ رہی ہے۔ اپنے مکانات کو انگلش ٹائلڈ باتھ، امریکن کچن، ماربل فلورنگ، وارڈ روب، فُل گرِل ورک، فُل وُڈ وَرک، ایکسٹرا ورک سے تو خوب سجایا جارہا ہے مگر نیکیوں کے ذَرِیعے اپنی قبر کی سجاوٹ کی طرف کوئی توجُّہ نہیں۔ ایک عَرَبی شاعر نے کس قدر دَرْد بھرے انداز میں ہمیں سمجھانے کی کوشِش کی ہے، مُلاحظہ ہو:

زَیَّنْتَ بَیْتَكَ جَاهِلاً وَّعَمَرْتَهٗ وَلَعَلَّ غَیْرَكَ صَاحِبُ الْبَیْت

مَنْ كَانَتِ الْاَیَّامُ سَائِرَةً بِهٖ فَكَاَنَّهٗ قَدْ حَلَّ بِالْمَوْت

وَالْمَرْءُ مُرْتَهِنٌ بِسَوْفَ وَلَیْتَ وَهَلَاكُهٗ فِی السَّوْفِ وَاللَّیْت

فَلِلّٰهِ دُرُّ فَتًی تَدَبَّرَ اَمْرَهٗ

فَغَدَا وَرَاحَ مُبَادِرَ الْمَوْت

اشعار کا ترجمہ ﴿۱﴾ (دنیا کی حقیقت اور آخرت کی معرِفت (یعنی پہچان) سے) جہالت کی بنا پر تُو اپنے مکان کو زینت دینے اور صِرْف اِسی کو آباد کرنے میں لگا ہوا ہے۔ اور (تیرے مرنے کے بعد) شاید تیرا غیر اِس مکان کا مالِک ہو ﴿۲﴾ جس کو ایّام (کی گاڑی قبر کی طرف) کھینچتی چلی جارہی ہے وہ گویا موت سے مل چکا یعنی بَہُت جَلْد مَر جائے گا ﴿۳﴾ اور آدمی (دنیاوی مَقاصد کے حُصُول میں) اُمّید و رَجا کے پھندے میں گِرِفتار ہے حالانکہ اِن ہی جھوٹی اُمّیدوں میں اس کی ہلاکت پوشیدہ ہے ﴿۴﴾ اُس جوان کا اَجْر **اللہ** پاک (کے ذِمّۂ کرم) پر ہے جس نے اپنے (قبر و آخرت کے) معاملے کی تدبیر کی اور صُبْح و شام موت کی تیّاری کرنے میں جلدی کی۔

بُلند مکان زمین بوس کر دیا (حِکایت)

سرکارِ دوجہان، حُضُورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو عُمدہ مکانات سے کس قدر بے رَغْبَتی تھی اِس بات کو "اَبُوداؤد شریف" کی اس رِوایت سے سمجھنے کی کوشِش کیجئے! چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ ایک دن رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کہیں تشریف لے گئے ہم بھی ساتھ ہی تھے کہ تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ایک **بُلند عمارت** مُلاحظہ کی تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ عرض کی گئی: یہ فُلاں اَنصاری کی ہے۔ (یہ سُن کر) مدینے کے تاجور، سلطانِ بَحر و بر، مَحبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم خاموش ہوگئے اور یہ بات قلبِ اَطہر میں رکھ لی۔ حتّٰی کہ اُس عمارت کا مالِک حاضِر ہوا اور اُس نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو (لوگوں کی موجودَگی میں) سلام عرض کیا، سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اُس سے اِعْراض کیا، اُس (اَنصاری) نے یہ عمل کئی مرتبہ کیا یہاں تک کہ اُس (اَنصاری) شخص نے اپنے بارے میں ناراضی (کا اِظہار) اور اِعْراض جان لیا تو اُس نے جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے اَصحاب سے یہ کیفیّت بیان کرتے ہوئے کہا: وَاللہ! میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو ناراض پاتا ہوں۔ صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان نے فرمایا کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم تشریف لے گئے تھے تو تمہاری عمارت دیکھی۔ (یعنی ہمارا اندازہ یِہی ہے کہ تم سے ناراضی کا سبب تمہاری تعمیر کردہ بُلند عمارت ہے۔ یہ سن کر) وہ (اَنصاری) اپنی عمارت کی طرف لوٹے اور اُسے ڈھا کر زمین بوس کر دیا۔ (ابوداؤد ج ٤ ص ٤٦٠ حدیث ٥٢٣٧ مُلَخَّصاً)

مِری زندگی کا مقصد ہے حُضُور کو منانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ہے حضراتِ صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان کا عشقِ رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ۔ مُفَسِّرِ شَہیر حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہِ رَحْمۃُ الْحَنّان اس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: مُصطَفٰے جانِ رَحْمت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں نہ تو عمارت ڈھانے کا حُکْم دیا اور نہ ہی یہ فرمایا کہ اِس طرح کی عمارت بنانا جائز نہیں، اُن صَحابی کو صِرْف اندازہ ہی ہوا کہ شاید تاجدارِ نُبُوَّت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اِس عمارت کے سبب مجھ سے ناراض ہوگئے ہیں، تو ان کا یہ ذِہْن بنا کہ یہ عمارت میرے اور محبوب کے درمیان رُکاوٹ بن گئی لہٰذا اُسے ڈھا دیا۔ اِس ڈھانے میں مال کو برباد کرنا نہیں اور نہ ہی یہ فُضُول خرچی ہے بلکہ اصل مقصود مَحبوب کو منانا ہے، اگر عمارت ڈھانے سے **اللہ** پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم راضی ہوجائیں تو یقیناً یقیناً یقیناً سودا نہایت ہی سَستا ہے، جنابِ خلیل عَلَیْہِ السَّلام تو رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے فرزند کو ذَبْح کرنے کیلئے تیّار ہو گئے تھے۔ (مراۃ ج۷ ص ۲۱ مُلَخَّصاً)

حضرتِ سیِّدُنا اسمٰعیل ذَبیحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے ذَبح سے مُتعلِّق قرآنی واقِعہ مشہور و معروف ہے۔ یہ انہیں حضرات عَلَیْہِمَا السَّلام کے ساتھ خاص تھا اب کوئی خواب وغیرہ میں حُکْم پا کر اپنی اولاد کو ذَبح نہیں کرسکتا، اگر کرے گا تو قاتل اور جہنَّم کا حق دار ٹھہرے گا۔

نہیں چاہتا حُکومت نہیں سلطنت ہے پانا
مِری زندگی کا مقصد ہے حُضُور کو منانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پُراسرار پتّھر (حکایت)

حضرت سیِّدُنا اَبُو زَکَرِیَّا تَیمِی علیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: خلیفہ سُلَیمان بِن عبدُ الْمَلِک مسجِدِ حَرام شریف میں موجود تھا کہ اُس کے پاس **ایک پتّھر** لایا گیا جس پر کوئی تحریر کَنْدَہ تھی۔ اُس نے اَیسے شخص کو بُلانے کا کہا جو اِس کو پڑھ سکے۔ چُنانچِہ مشہور تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا وَہْب بن مُنَبِّہ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ تشریف لائے اور اسے پڑھا، اس پر لکھا تھا: ''اے ابنِ آدم! اگر تُو اپنی موت کے قریب ہونے کو جان لے تو لمبی لمبی اُمّیدوں سے کَنارہ کشی اِختِیار کرکے اپنے نیک عمل میں زِیادَتی کا سامان کرے اور حرص و لالچ اور دنیا کمانے کی تدبیریں کم کردے۔ (یاد رکھ!) اگر تیرے قدم پھسل گئے تو روزِ قِیامت تجھے نَدامت کا سامنا ہوگا، تیرے اَہل وعِیال تجھ سے بے زار ہوجائیں گے اور تجھے تکلیف میں مبتَلا چھوڑ دیں گے، تیرے ماں باپ اور عزیز و اَحباب بھی تجھ سے جُدا ہوجائیں گے، تیری اَولاد اور قریبی رشتے دار تیرا ساتھ نہ دیں گے۔ پھر تُو لَوٹ کر دنیا میں آسکے گا نہ نیکیوں میں اِضافہ کرسکے گا۔ پس اُس حسرت وندامت کی ساعت سے پہلے آخِرت کیلئے عمل کرلے۔''

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی مَحَل بھی   جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجَل بھی
بس اب اپنے اس جَہْل سے تُو نکل بھی   یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

عَقْل مند کے کرنے کا کام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عَقْل مند کو چاہیئے کہ وہ اپنی گُزَشتہ زندگی کا جائزہ لے، اپنے گناہوں پر نادِم ہوکر ان سے سچّی توبہ کرے، زِیادہ دیر زِندہ رہنے کی اُمّید کے دھوکے میں نہ پڑے بلکہ قَبْر و آخِرت کی تیّاری کیلئے فوراً نیک اَعمال میں لگ جائے، دَولت و مال اور اَہل وعِیال کی مَحَبَّت میں نہ نیکیاں چھوڑے نہ گناہوں میں پڑے کہ ان سب کا ساتھ تو دَم بھر کا ہے اور نیکیاں قَبْر و آخِرت بلکہ دنیا میں بھی کام آئیں گی۔

عزیز، اَحباب، ساتھی، دم کے ہیں، سب چُھوٹ جاتے ہیں
جہاں یہ تار ٹوٹا، سارے رِشتے ٹوٹ جاتے ہیں

جب کسی دُنیوی شے سے خوشی حاصِل ہو تو ......

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایسی فکرِ آخِرت اُسی وَقْت حاصِل ہوسکتی ہے جب کہ ہم موت کو ہر وَقْت اپنی آنکھوں کے سامنے رکھیں اور اس دارِ فَنا (یعنی ختم ہوجانے والی دنیا) کی فانی اَشیا کی دل میں کچھ وَقْعَت (یعنی قدر و قیمت) ہی نہ سمجھیں، بلکہ جب بھی اِس دنیا کی کسی چیز کو دیکھ کر خوشی حاصِل ہو تو فوراً یہ بات یاد کریں کہ یہ چیز عنقریب مجھے چھوڑ دے گی یا خود مجھے اِسے چھوڑ کر جانا پڑ جائے گا۔

جب اس بزم سے اُٹھ گئے دوست اکثر اور اُٹھتے چلے جارہے ہیں برابر
یہ ہر وقت پیشِ نظر جب ہے منظر یہاں پر تِرا دل بَہلتا ہے کیونکر

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

بارونق گھر دیکھ کر رو پڑے (حِکایت)

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ مُطِیع علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ السَّمِیع نے ایک دن اپنے **بارونق گھر** کو دیکھا تو خوش ہو گئے مگر فوراً رونا شُروع کر دیا اور فرمایا: ''اے خوب صورت مکان! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر موت نہ ہوتی تو میں تجھ سے خوش ہوتا اور اگر آخر کار تنگ قَبْر میں جانا نہ ہوتا تو دنیا اور اس کی رَنگینیوں سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں۔'' یہ فرمانے کے بعد اِس قَدَر روئے کہ ہچکیاں بندھ گئیں۔ (اِتحافُ السّادَة للزّبیدی ج ۱۴ ص ۳۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامیاب وعَقْل مند وہی ہے جو دوسروں کو مرتا دیکھ کر اپنی موت یاد کرے اور قَبْر و آخِرت کی تیّاری کر لے۔ جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ مَسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَیْرِہٖ'' یعنی سعادت مند وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے۔ (ایضاً)

دوسروں کی موت کا تصوُّر

غفلت کے ساتھ موت کو یاد کرنے سے یہ سَعادت حاصِل نہیں ہوگی کہ اس طرح تو انسان ہمیشہ جنازے دیکھتا ہی رہتا ہے اور کبھی کبھی مَیِّت کو اپنے ہاتھوں سے قَبْر میں بھی اُتارتا ہے۔ **موت کا تصوُّر** اِس طرح کیجئے کہ تنہائی میں دل کو ہر طرح کے دُنیاوی خَیالات سے پاک کر کے اپنے اُن دوستوں اور رِشتے داروں کو یاد کیجئے جو وفات پا چکے ہیں، تصوُّر رہی

تصوُّر میں اُن فوت شُدگان میں سے باری باری ہر ایک کا چِہرہ سامنے لایئے اور اُن کے حسبِ حال خیال کیجئے کہ وہ کس طرح دنیا میں اپنے اپنے منصب وکام میں مشغول، لمبی لمبی اُمّیدیں باندھے دُنیاوی تعلیم کے ذَرِیْعے مُستقبِل کی بِہتری کیلئے کوشاں تھے اور ایسے کاموں کی تدبیر میں لگے تھے جو شاید سالہا سال تک مکمَّل نہ ہوسکیں، دنیاوی کاروبار کیلئے وہ طرح طرح کی تکلیفیں اور مَشقّتیں برداشت کیا کرتے تھے، وہ صِرْف اِس دنیا ہی کیلئے کوشِشوں میں مصروف تھے، اِسی کی آسائشیں انہیں محبوب اور اِسی کا آرام انہیں مرغوب تھا۔ وہ یوں زندگی گزار رہے تھے گویا انہیں کبھی مرنا ہی نہیں ہے، موت سے غافِل، خوشیوں میں بدمست اور کھیل تماشوں میں ہر دَم مگن تھے۔ ان کے کفَن بازار میں آچکے تھے لیکن وہ اس سے بے خبر دنیا کی رَنگینیوں میں گُم تھے۔ آہ! اسی بے خبری کے عالَم میں یکا یک انہیں موت نے آلیا اور وہ اندھیری قبروں میں اُتار دیئے گئے۔ ان کے ماں باپ غم سے نِڈھال ہو گئے، ان کی بیوائیں بے حال ہوگئیں، ان کے بچے بلکتے رہ گئے، مُستقبِل کے حسین خوابوں کا آئینہ چکنا چور ہو گیا، اُمّیدیں مَلیا میٹ ہوگئیں، ان کے کام اَدھورے رَہ گئے، دنیا کے لئے ان کی سب محنتیں رائیگاں گئیں۔ وُرَثا ان کے اَموال تقسیم کرکے مزے سے کھا رہے ہیں اور ان کو بھول چکے ہیں۔

دوسروں کی قَبْر کا تصوُّر

اس تصوُّر کے بعد اب ان کی قَبْر کے حالات کے بارے میں غور کیجئے کہ ان کے بدن کیسے گل سڑ گئے ہوں گے، آہ! ان کے حسین چِہرے کیسے مَسْخ ہو کر بگڑ چکے ہوں گے، وہ

کِھلکِھلا کر ہنستے تھے تو مُنہ سے پھول جھڑتے تھے، مگر آہ! اب ان کے وہ چمکیلے خوب صورت دانت جَھڑ چکے ہوں گے اور مُنہ میں پیپ پڑ گئی ہوگی، ان کی موٹی موٹی دِلکش آنکھیں اُبل کر رُخساروں پر بہ گئی ہوں گی، سنوار سنوار کر رکھے ہوئے ان کے ریشم جیسے بال جَھڑ کر قبْر میں بکھر گئے ہوں گے، ان کی باریک اونچی خوب صورت ناک میں کیڑے گُھسے ہوئے ہوں گے، ان کے گلاب کی پنکھڑیوں کی مانند پتلے پتلے نازُک ہونٹوں کو کیڑے کھا رہے ہوں گے۔ وہ ننّھے ننّھے بچّے جن کی تتلی باتوں سے غمزدہ دل کِھل اُٹھتے تھے قبْر میں ان کی زَبانوں پر کیڑے چِمٹے ہوں گے، نوجوانوں کے قابلِ رَشک توانا، وَرْزِشی جسم خاک میں مل گئے ہوں گے، ان کے تمام جوڑ الگ الگ ہو چکے ہوں گے۔

اپنی سَکرات، موت، غُسْل و کفَن، جنازہ و قبْر کا دَرْدناک تصوُّر

یہ ''تصوُّر'' کرنے کے بعد یہ سوچئے کہ آہ! یِہی حال عَنْقریب میرا بھی ہونے والا ہے، مجھ پر بھی نَزْع (سکرات) کی کیفِیَّت طاری ہوگی، ہائے! نَزْع کی سختیاں!! موت کا ایک جھٹکا تلوار کے ہزار وار سے سَخْت ہوگا!!! آنکھیں چھت پر لگی ہوں گی، عزیز واَقارِب جَمْع ہوں گے، ماں ''میرا لال، میرا لال'' کہہ رہی ہوگی، باپ مجھے ''بیٹا بیٹا'' کہہ کر پکار رہا ہوگا، بہنیں ''بھیّا بھیّا'' کی صدائیں لگا رہی ہوں گی۔ چاہنے والے آہیں اور سِسکیاں بھر رہے ہوں گے، پھر اِسی چیخ پکار کے پُر ہول ماحول میں رُوح **قبْض** کر لی جائے گی۔ عزیزوں میں کُہرام مچ جائے گا، کوئی آگے بڑھ کر میری آنکھیں بند کر دے گا، مجھ پر کپڑا اُڑھا دیا جائے

گا۔ پھر **غسّال** کو بلایا جائے گا، مجھے **تختے** پر لٹا کر غُسْل دیا جائے گا اور **کفن** پہنایا جائے گا، آہ وفُغاں کے شور میں گھر سے **میرا جنازہ** روانہ ہوگا، میں نے جس گھر کے اندر ساری عُمْر بسر کی، کل تک جنھوں نے ناز اٹھائے، آج وُہی میرا جنازہ اٹھا کر قبرِستان کی طرف چل پڑیں گے، پھر مجھے قَبْر میں اُتار کر اپنے ہاتھوں سے مجھ پر مٹّی ڈالیں گے، آہ! پھر قَبْر کی تاریکیوں میں مجھے تنہا چھوڑ کر سب کے سب پلٹ جائیں گے، میرا دل بہلانے کیلئے کوئی بھی وہاں نہ ٹھہرے گا۔ ہائے! ہائے! پھر قَبْر میں میرا جسم گلنا سڑنا شُروع ہو جائے گا، اسے کیڑے کھانا شُروع کر دیں گے، وہ کیڑے پتا نہیں میری سیدھی آنکھ پہلے کھائیں گے یا کہ اُلٹی آنکھ، میری زَبان پہلے کھائیں گے یا میرے ہونٹ، ہائے! ہائے! میرے بدن پر کس قَدَر آزادی کے ساتھ کیڑے رِینگ رہے ہوں گے، ناک، کان اور آنکھوں وغیرہ میں گُھس رہے ہوں گے۔ **یوں** اپنی موت اور قَبْر کے حالات کا باری باری تصوُّر باندھئے، قَبْر کے دبانے **مُنکر نکیر** کی آمد، ان کے سُوالات اور قَبْر کے عذابات کے خَیالات دل میں لایئے اور اپنے آپ کو ان پیش آنے والے مُعامَلات سے ڈرایئے۔ **اِس** طرح **موت کا تصوُّر** کرنے سے **اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ** دل میں موت کا اِحساس پیدا ہوگا، نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا ذِہن بنے گا، موت کو یاد کرنے کیلئے مہینے میں کم از کم ایک بار اندھیرا کر کے یا تنہائی میں اِسی **وِیران مَحَل** نامی بیان کا کیسٹ سننا نیز یہ اَشعار پڑھنا سننا **اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ** بے حد مُفید رہے گا۔

موت کی یاد دِلانے والے اَشعار

قَبْر روزانہ یہ کرتی ہے پُکار
مجھ میں ہیں کیڑے مکوڑے بے شُمار

یاد رکھ میں ہوں اندھیری کوٹھڑی
تجھ کو ہوگی مجھ میں سُن وَحشت بڑی

میرے اندر تُو اکیلا آئے گا
ہاں مگر اَعمال لیتا آئے گا

نَرم بستر گھر پہ ہی رَہ جائیں گے
تجھ کو فرشِ خاک پر دفنائیں گے

گُھپ اندھیری قبر میں جب جائے گا
بے عمل! بے انتہا گھبرائے گا

کام مال و زر نہیں کچھ آئے گا
غافِل انساں یاد رکھ پچھتائے گا

جب ترے ساتھی تجھے چھوڑ آئیں گے
قبر میں کیڑے تجھے کھا جائیں گے

قبر میں تیرا کفن پھٹ جائے گا
یاد رکھ نازُک بدن پھٹ جائے گا

تیرا اِک اِک بال تک جَھڑ جائے گا
خوبصورت جِسْم سب سڑ جائے گا

آہ! اُبَل کر آنکھ بھی بہ جائے گی
کھال اُدھڑ کر قبر میں رہ جائے گی

سانپ بچّھو قَبْر میں گر آ گئے!
کیا کرے گا بے عمل گر چھا گئے!

(وسائلِ بخشش (مرمّم) ص۷۱۱۔۷۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

روتے روتے ہچکیاں بندھی ہوئی تھیں (حِکایت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المُبِین موت وقَبْر و آخرت کو پیشِ نظر رکھا کرتے تھے، یِہی وجہ ہے کہ وہ گناہوں سے مُجتَنِب (یعنی دُور) اور نیکیوں پر مُستَعِد (یعنی تیّار) رہتے اور اس دارِ فنا کی عارِضی لذّتوں میں مُنْہمِک ہوکر مطمئن ہوجانے کے بجائے خوفِ خدا سے گِریہ کُناں رہتے۔ چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدُنا یزید رَقاشی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الشَّافِی فرماتے ہیں کہ ہم حضرتِ عامِر بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے پاس حاضِر ہوئے۔ **روتے روتے اُن**

کی ہچکیاں بندھی ہوئی تھیں، ہم نے سببِ گریہ دریافت کیا تو فرمانے لگے: مجھے اُس (طویل ترین) رات کا خوف رُلا رہا ہے جس کی صُبح یومِ قیامت ہے، یعنی قبر کی رات جوں ہی ختم ہوگی قیامت کا دن شُروع ہوجائے گا لہٰذا اس کے ہوشرُبا تصوُّر نے تڑپا رکھا ہے۔ (اَلْمجالسة ج١ ص ١٩٩)

موت کی یاد کیوں ضروری ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قبر و حشر کے اَحوال کو سامنے رکھ کر ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ المُبِین ہمیں بھی موت کی یاد اور اس کی آمد سے قبل اس کی تیّاری کی ترغیب دِلاتے ہیں۔ چُنانچِہ حُجَّةُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحمةُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: وہ شخص کہ جس کو موت سے شکست کھانی ہو مٹّی جس کا بچھونا، کیڑے جس کے اَنیس (یعنی ساتھی)، مُنکر نکیر جس کے مُمتَحِن (یعنی امتحان لینے والے)، قبر جس کا ٹھکانا، زمین کا پیٹ جس کی قِیام گاہ، قِیامت جس کی وَعدہ گاہ اور جنّت یا جہنَّم جس کا مَوْرِد (یعنی پہنچنے کی جگہ) ہو اُسے صِرف موت ہی کی فکر ہونی چاہئے وہ صِرف اسی کا ذِکر کرے، اسی کے لئے تیّاری کرے، اسی کی تدبیر کرے، اسی کا مُنتظِر رہے اور حق یہ ہے کہ اپنے آپ کو فوت شُدہ لوگوں میں شُمار کرے اور خود کو مَرا ہوا تصوُّر کرے، کیونکہ جو چیز آ کر رہے گی وہ قریب ہی ہے۔

(اِحیاءُ الْعُلوم ج٥ ص١٩١)

نبیوں کے سردار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''عَقلمند وہ ہے جو اپنے نَفْس کا مُحاسبہ کرے اور موت کے بعد کے مُعاملات کیلئے تیّاری کرے۔'' (ترمذی ج٤ ص٢٠٧ حدیث ٢٤٦٧)

مِزاج پُرسی پَر غشی

بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین موت اوراس دنیا سے کُوچ کر جانے کو بَہُت کثرت سے یاد کرتے بلکہ بسا اوقات ان پر موت اور قَبْر و حَشْر کی اس فکر و خوف کا ایسا غَلَبہ ہوتا کہ ان پر بے ہوشی طاری ہوجاتی۔ چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدُنا یزید رَقاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الشَّافِی (سے جب کوئی عرض کرتا: کیا حال ہے؟ تو) فرمایا کرتے: موت جس کا مَوْعِد (یعنی وعدے کا وقت)، زمین کے نیچے جس کا ٹھکانا، قَبْر جس کا گھر، کیڑے جس کے اَنیس (یعنی ساتھی) ہوں اوراسی کے ساتھ ساتھ اسے اَلْفَزَعُ الْاَکْبَرُ (بڑی گھبراہٹ یعنی قیامت) کا بھی اِنتِظار ہو، اُس کا حال کیا ہوگا؟ یہ فرما کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ پر رِقّت طاری ہوجاتی حتّٰی کہ روتے روتے بے ہوش ہوجاتے۔ (المستطرف ج۲ ص ۴۷۷)

صُبْح کِس حال میں کی؟ (حکایت)

اِسی طرح حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے کسی نے پوچھا: آپ نے صُبْح کیسے کی؟ فرمایا: اُس شَخْص کی صُبْح کس حال میں ہوگی جو ایک گھر (یعنی دنیا) سے دوسرے گھر (یعنی آخرت) کی طرف جانے والا ہو اور کچھ پتا نہ ہو کہ جنَّت میں جانا ہے یا دوزخ ٹھکانا ہے۔ (تَنبِیهُ الْغافِلین ص۳۰۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ ان بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کی مبارَک مَدَنی فکر سے اِکْتِسابِ (اِکْ۔تِ۔سابِ) فَیض کرتے ہوئے موت اور آخرت کی تیّاری کا ذِہْن بنائیں اوراس بے ثَبات (یعنی کمزور)، عارِضی اور فانی دنیا پر اِعتِماد و اطمینان کے

بجائے آخِرت کی تیّاری میں مشغول رہیں۔

آباد مکان ویران ہوجائیں گے

امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُ نا عمر بن عبد العزیز علیہِ رَحمۃُ الْعَزِیْز نے اپنے ایک خُطبے میں اِرشاد فرمایا: اے لوگو! دنیا تمہارا باقی رہنے والا ٹھکانا نہیں ہے، یہ تو وہ دارِ ناپائیدار ہے جس کیلئے **اللہ** پاک نے فَنا ہونا اوراس کے رَہنے والوں پر یہاں سے رُخصت ہوجانا لکھ دیا ہے۔عنقریب مضبوط اور آباد مکان ٹوٹ پھوٹ کر ویران ہوجائیں گے،اوران مکانات کے کتنے ہی ایسے مکین (یعنی رہنے والے) ہیں جن پر رَشک کیا جاتا ہے **بَعُجلت** (بَعُج۔لَت) تمام (یعنی جلدتر) رخصت ہوجائیں گے۔پس اے لوگو! **اللہ** پاک تم پر رَحم فرمائے اس (دنیا) میں سے عُمدہ چیز (یعنی نیکیاں) لے کر اَچّھے حال میں نکلو اور توشۂ سفر لے لو۔پس بہترین توشہ تقویٰ و پرہیزگاری ہے۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۵ ص ۲۰۱)

دنیا برباد ہو کر رہے گی!

کروڑوں شافِعیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ سَیِّدُنا امامِ شافِعی علیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''بے شک دنیا پھسلنے کی جگہ اور ذِلّت کا گھر ہے، اِس کی آبادی برباد ہونے والی اوراس کے ساکنین (سا۔کِ۔نِین) یعنی باشندے قبروں میں پہنچنے والے ہیں، اِس سے جو کچھ جَمع کیا ہے وہ ہر صورت اس سے جُدا ہونا ہے اوراس کی دولت مندی، تنگدستی میں بدلنے والی ہے،اس میں زِیادَتی حقیقت میں تنگی ہے اوراس میں تنگی

دراصل آسانی ہے۔ پس، **اللہ** پاک کی بارگاہ میں گھبرا کر توبہ کر اور اس کے عطا کردہ رِزْق پر راضی رہ، دارِ بقا (یعنی آخرت) کے اَجْر کو دارِ فَنا (یعنی دنیا) کے بدلے میں ضائع نہ کر، تیری زندگی ڈھلتا سایہ اور گرتی دیوار ہے، اپنے عمل میں زیادتی اور اَمَل (یعنی دنیاوی اُمّید) میں کمی کر۔"

(مناقبُ الشّافعی للبیھقی ج ۲ ص ۱۷۸)

آج عمل کا موقع ہے!

حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ایک مرتبہ کوفے میں خُطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "بے شک تمہارے بارے میں مجھے اِس بات کا خوف ہے کہ کہیں تم لمبی لمبی اُمّیدیں نہ باندھ بیٹھو اور خواہشات کی پیروی میں نہ لگ جاؤ، یاد رکھو! لمبی اُمّیدیں آخرت کو بھلا دیتی ہیں، اور خبردار! نفسانی خواہشات کی پیروی راہِ حق سے بھٹکا دیتی ہے، خبردار! دنیا عنقریب پیٹھ پھیرنے والی اور آخرت جلد آنے والی ہے، آج عمل کا دن ہے حساب کا نہیں اور کل حساب کا دن ہوگا، عمل کا نہیں۔" (اَیضاً ص ۵۸)

دنیا آخِرت کی تیّاری کیلئے مخصوص ہے

حضرتِ سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے سب سے آخِری خُطبہ جو ارشاد فرمایا اس میں یہ بھی ہے: "**اللہ** پاک نے تمہیں دنیا مَحْض اس لئے عطا فرمائی ہے کہ تم اس کے ذَرِیْعے آخِرت کی تیّاری کرو، اِس لئے عطا نہیں فرمائی کہ تم اسی کے ہو کر رہ جاؤ، بے شک دنیا مَحْض فانی اور آخِرت باقی ہے۔ تمہیں فانی (دنیا) کہیں بَہکا کر باقی (آخرت) سے غافِل نہ

کر دے، فنا ہو جانے والی دنیا کو باقی رہنے والی آخرت پر ترجیح نہ دو کیونکہ دنیا کا رشتہ قَطع ہونے والا ہے اور بے شک اللہ پاک کی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ پاک سے ڈرو کیونکہ اس کا ڈر اس کے عذاب کیلئے (روک اور) ڈھال اور اللہ پاک تک پہنچنے کا ذَرِیعہ ہے۔[1]''

ہے یہ دنیا بے وفا آخر فنا
چل دیئے دُنیا سے سب شاہ و گدا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کے آخر میں **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔'' (اِبنِ عَساکِر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''سفید کفَن میں کفناؤ'' کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے کفَن کے 16 مَدَنی پھول

6 فرامِینِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿۱﴾ ''جو میّت کو کفَن دے تو اس کے لیے میّت کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ہے۔[2]'' حضرتِ علّامہ عبدُالرَّءُوف مُناوِی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الہادِی

مدینہ

[1] مناقبُ الشّافعی للبیهقی ج۲ ص۱۷۸ - [2] تاریخ بغداد ج۴ ص۲۶۳

حدیثِ پاک کے اس حصّے ''جو میّت کو کفن دے'' کے تحت فرماتے ہیں: یعنی ''جس نے اپنے مال سے میّت کے کفن کا انتِظام کیا''[1] ﴿٢﴾ جو میّت کو کفن دے **اللہ** پاک اسے جنّت کے باریک اور موٹے ریشم کا لباس پہنائے گا[2] ﴿٣﴾ ''جو کسی میّت کو نہلائے، کفن دے، خوشبو لگائے، جنازہ اُٹھائے، نَماز پڑھے اور جو ناقِص بات نظر آئے اسے چُھپائے وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔''[3] اس حصّہٴ حدیث ''ناقِص بات'' سے مُراد یہ ہے کہ: ''جو بات ظاہِر کرنے کے قابِل نہ ہو جیسے چِہرے کا رنگ سیاہ ہو جانا'' ﴿٤﴾ اپنے مُردوں کو اچّھا کفن دو کیونکہ وہ اپنی قبروں میں آپَس میں ملاقات کرتے اور (اچھے کفن سے) تَفاخُر کرتے (یعنی خوش ہوتے) ہیں[4] ﴿٥﴾ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے، تو اُسے اچّھا کفن دے[5] ﴿٦﴾ اپنے مُردوں کو سفید کفن میں کفناؤ۔[6]

کفن پہنانے کی نیّت

❁ **کفن پہنانے کی نیّت:** رضائے الٰہی پانے اور ثوابِ آخرت کمانے کے لیے اپنی موت کے بعد خود کو پہنائے جانے والے کفن کو یاد کرتے ہوئے ادائے فرض کیلئے میّت کو سنّت کے مُطابِق کفن پہناؤں گا ❁ میّت کو کفن دینا ''فرضِ کِفایہ'' ہے[7] یعنی کسی ایک کے دینے سے سب بَرِیُّ الذِّمَّہ ہو گئے (یعنی سب کے سر سے فرض اتر گیا) ورنہ جن جن کو خبر پہنچی تھی اور کفن نہ دیا وہ سب گناہ گار ہوں گے۔

مدینہ

[1] التیسیر ج٢ ص٤٤٢۔ [2] المستدرک ج١ ص ٦٩٠ حدیث ١٣٨٠۔ [3] اِبنِ ماجه ج٢ ص٢٠١ حدیث ١٤٦٢۔ [4] الفردوس ج١ ص٩٨ حدیث٣١٧۔ [5] مسلم ص ٤٧٠ حدیث٩٤٣۔ [6] ترمذی ج٢ ص ٣٠١ حدیث٩٩٦۔ [7] بہارِ شریعت ج١ ص٨١٧

مَرْد کا مسنون کفن

❁ (۱) لِفافہ یعنی چادر (۲) اِزار یعنی تَہبند (۳) قمیص یعنی کَفنی۔ **عورت** کیلئے ان تین کے ساتھ ساتھ مزید دو یہ ہیں: (٤) اَوڑھنی (۵) سینہ بند۔ (عالمگیری ج ا ص ۱۶۰) ❁ جو نابالغ حدِّ شَہوَت[۱] کو پہنچ گیا وہ بالغ کے حکم میں ہے یعنی بالغ کو کفن میں جتنے کپڑے دیے جاتے ہیں اِسے بھی دیے جائیں اور اس سے چھوٹے لڑکے کو ایک کپڑا اور چھوٹی لڑکی کو دو کپڑے دے سکتے ہیں اور لڑکے کو بھی دو کپڑے دیے جائیں تو اچّھا ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کو پورا کفن دیں اگرچِہ ایک دن کا بچّہ ہو۔ (بہارِ شریعت ج ا ص ۸۱۹) ❁ صِرف عُلَما و مشائخ کو باعِمامہ دَفْن کیا جاسکتا ہے، عام لوگوں کی میِّت کو مع عِمامہ دفنانا مَنْع ہے۔ (مدَنی وصیّت نامہ ص ٤) ❁ مَرد کے بدن پر ایسی خوشبو لگانا جائز نہیں جس میں زعفران کی آمیزش ہو عورَت کے لیے جائز ہے۔ (بہارِ شریعت ج ا ص ۸۲۱) ❁ جس نے اِحْرام باندھا (اور اِسی حالت میں وفات پائی) ہے اُس کے بدن پر بھی خوشبو لگائیں اور اُس کا مُنہ اور سر کفن سے چُھپایا جائے۔ (ایضاً)

کفن کی تفصیل

❁ ﴿۱﴾ **لِفافہ** (یعنی چادر): یعنی میِّت کے قد سے اِتنی بڑی ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں ﴿۲﴾ **اِزار** (یعنی تَہبند): چوٹی (یعنی سر کے شروع) سے قدم تک یعنی لفافے سے اِتنا چھوٹا جو بَندِش

مدینہ

[۱] حدِّ شَہوَت لڑکوں میں یہ کہ اس کا دل عورتوں کی طرف رغبت کرے اور لڑکی میں یہ کہ اسے دیکھ کر مَرد کو اس کی طرف میلان (یعنی خواہش) پیدا ہو اور اس کا اندازہ لڑکوں میں بارہ سال اور لڑکیوں میں نو برس ہے۔ (حاشیۂ بہارِ شریعت ج ا ص ۸۱۹)

کیلئے زائد تھا ﴿۳﴾ **قمیص** (یعنی کَفنی): گردن سے گُھٹنوں کے نیچے تک اور یہ آگے اور پیچھے دونوں طرف برابر ہو اِس میں چاک اور آستینیں نہ ہوں۔ مَرد و عورَت کی کفنی میں فرق ہے، **مَرد** کی کفنی کندھوں پر چیریں اور **عورَت** کیلئے سینے کی طرف ﴿۴﴾ **اوڑھنی**: تین ہاتھ یعنی ڈیڑھ گز کی ہونی چاہئے ﴿۵﴾ **سینہ بند**: پِستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔ (مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۱۸) **عُموماً** تیّار کفن خرید لیا جاتا ہے اس کا میِّت کے قد کے مُطابِق مسنُون سائز کا ہونا ضَروری نہیں، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اِتنا زیادہ ہو کہ اِسراف میں داخِل ہو جائے، لٰہذا اِحتِیاط اِسی میں ہے کہ تھان میں سے حسبِ ضَرورت کپڑا کاٹا جائے ❁ کفَن اچّھا ہونا چاہیے یعنی مَرد عیدَین و جُمُعہ کے لیے جیسے کپڑے پہنتا تھا اور عورت جیسے کپڑے پہن کر میکے جاتی تھی اُس قیمت کا ہونا چاہیے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۱۸)

کفَن پہنانے کا طریقہ

❁ غُسل دینے کے بعد آہستہ سے بدن کسی پاک کپڑے سے پونچھ لیجئے تاکہ کفَن تَر نہ ہو، کفَن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار دُھونی دیجئے، اِس سے زیادہ نہیں، پھر اِس طرح بچھائیے کہ پہلے لِفافہ یعنی بڑی چادر اِس پر تہبند اور اِس کے اوپر کفنی رکھئے، اب میِّت کو اِس پر لٹائیے اور کفنی پہنائیے، اب سر، داڑھی (اور داڑھی نہ ہو تو ٹھوڑی) اور بقیہ تمام جسم پر خوشبو ملئے، وہ اَعْضا جن پر سجدہ کیا جاتا ہے یعنی پیشانی، ناک، ہاتھوں، گھٹنوں اور قدموں پر کافور لگائیے۔ **پھر اِزار** یعنی تہبند لپیٹیے، پہلے بائیں یعنی اُلٹی جانب سے پھر سیدھی جانب سے۔ **پھر لِفافہ**

بھی اِسی طرح پہلے بائیں یعنی اُلٹی جانب سے پھر سیدھی جانب سے لپیٹئے تاکہ سیدھا اُوپر رہے۔ سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیجئے کہ اُڑنے کا اندیشہ نہ رہے۔ **عورت کو** ''کفنی'' پہنا کر اُس کے بال دو حصّے کر کے کفنی کے اوپر سینے پر ڈال دیجئے اور **اوڑھنی** آدھی پیٹھ کے نیچے سے بچھا کر سر پر لا کر مُنہ پر نِقاب کی طرح ڈال دیجئے کہ سینے پر رہے کہ اُس کا طول (یعنی لمبائی) آدھی پیٹھ سے سینے تک ہے اور عرض (یعنی چوڑائی) ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہے پھر بدستور **اِزار و لفافہ** لپیٹئے پھر سب کے اوپر **سینہ بند** پستان کے اوپر سے ران تک لا کر باندھئے۔ (مزید تفصیلات کیلئے بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 817 تا 822 کا مُطالعہ فرمایئے)

سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتابیں (۱) **312** صَفْحات پر مشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ 16 اور (۲) **120** صَفْحات کی کتاب ''**سنّتیں اور آداب**'' ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غمِ مدینہ، بقیع، مغفِرت اور بے حساب جنّتُ الفردوس میں آقا کے پڑوس کا طالِب

محمد الیاس قادری رضوی

٣٠ ربیع الآخر ١٤٣٩ھ
18-01-2018

فہرس

مآخذ ومراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قراٰنِ پاک		مناقب الشافعی	دارالتراث قاہرہ
مسلم	دارابن حزم بیروت	روض الریاحین	دارالفکر بیروت
ابوداؤد	داراحیاء التراث العربی بیروت	تنبیہ الغافلین	دارالکتاب العربی بیروت
ترمذی	دارالفکر بیروت	المجالسۃ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
ابن ماجہ	دارالمعرفۃ بیروت	ذم الھویٰ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
المستدرک	دارالمعرفۃ بیروت	احیاء العلوم	دارصادر بیروت
الفردوس	دارالکتب العلمیۃ بیروت	اتحاف السادۃ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
الترغیب والترہیب	دارالکتب العلمیۃ بیروت	مستطرف	دارالکتب العلمیۃ بیروت
التیسیر	دارالکتب العلمیۃ بیروت	عالمگیری	دارالفکر بیروت
مراٰۃ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
تاریخ بغداد	دارالکتب العلمیۃ بیروت	مدنی وصیت نامہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
تاریخ دمشق	دارالفکر بیروت	وسائل بخشش	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نَمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ "فکرِ مدینہ" کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل۔ اپنی اصلاح کے لیے "**مَدَنی انعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net